

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

15

فرماتے ہیں۔ علمائے دین اور مفتیان شرح متین اس بارے میں کہ جو شخص شرعاً قربانی کر سکتا ہو۔ اور اس کی نیت قربانی کرنے کی ہو۔ اور وہ یہ چاہتا ہو کہ تھوڑے سے روپے میں قربانی کر دے۔ اگر کوئی شخص یہ کہ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے پاس زیادہ خرچ کی طاقت نہیں۔ وہ مجھ سے امداد اس سوال کا ابتداء کچھ ہے۔ اور ایتنا کچھ بہر حال ہم انتہائی خلاصہ کو صحیح سمجھتے ہیں۔ جس کا مطلب دو لفظوں میں یہ ہے کہ کوئی شخص صاحب مقدرت (مستطیع) کسی سے کچھ لے کر یا قرضاً اٹھا کر قربانی کرے تو جائز ہے یا نہیں؟ قرض کا لفظ تو صاف ہے اس سے قبل کے لفظ (روپیہ لے کر) سے مراد غالباً یہ ہے کہ کسی سے قرض لے کر یا دوسرے سے امداد لے کر کوئی شخص قربانی کرنے کا شرعاً مجاز نہیں ہو سکتا۔ (محمد عبدالحکیم شمس العلماء کلا نوری (ازلاہور) اس جواب کا مطلب صاف ہے۔ مگر دلیل نہ اردو آگے چلنے دوسرے صاحب فرماتے ہیں۔

الجواب۔ لے چک جو شخص قربانی کر سکتا ہے۔ وہ دوسرے کی امداد لے کر قربانی کرے۔

بہت خوب دلیل نہ اردو آگے سنیں! تیسرے بزرگ فرماتے ہیں۔

الجواب۔ واقعی جس شخص کو قربانی کرنے کا مقصد اور ہوا سے چاہیے کہ خود قربانی کرے۔ اور غیر کی اعانت کا ہرگز طالب نہ ہو۔ علی الخصوص صورت معلومہ میں کوئی شخص محض بطلب نامودی اس کی امداد کرنے مستعد ہو۔ قربانی تو تقرب الی اللہ کی خاطر ہے۔ لہذا وہ حسبہ اللہ ہونی چاہیے۔ اگر کوئی شخص اس میں نمودا ان بزرگوں نے یہ لفظ بڑھایا ہے بغرض نامودی نہ جانے کہاں سے لیا ہے۔ سوال میں تو یہ درج نہیں اس سوال سے معلوم ہوتا ہے یہ سوال کسی خاص شخص کے لئے بتایا گیا ہے۔ چوتھے بزرگ فرماتے ہیں۔

الجواب۔ اگر قربانی محکم شریعت کسی شخص پر واجب نہ ہو۔ ہاں وہ مالک نصاب نہ ہو تو اس صورت میں اس شخص پر واجب نہیں کہ کسی سے امداد لے یا قرض اٹھاوے اسکے جائز ہے کہ قربانی نہ کرے۔ شرعاً اس پر کوئی موانعہ نہیں۔ اگر وہ مالک نصاب ہے تو اس کے لئے جائز ہے۔ کہ قربانی کم قیمت وا جائزہ صحیح ہے۔ مگر اس کو سوال سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ نہ تو سوال میں غیر مستطیع کا ذکر ہے۔ بلکہ مستطیع مذکور ہے۔ کیونکہ صاف الفاظ میں مرقم ہے کہ جو شخص قربانی کر سکتا ہے نہ واجب اور فرض سے سوال ہے بلکہ جائز ہے۔ فاضل عجیب نے کہا ہے کہ غیر مالک نصاب پر قربانی واجب نہیں۔ سائل کا سوال

حذا ما عہدی واللہ اعلم بالصواب

### فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 641

محدث فتویٰ